حکومت جمّوں وکشمیر

جمّوں وکشمیر قانون سازیہ کے مشترکہ اجلاس

سے

عِزت مآب گورنر

جناب این این وُہرا

کا

خِطاب

سوموار مورخہ 22 فروری 2010ء

عِزّت مآب چیئر مین قانون ساز کونسل، عِزّت مآب سپیکر قانون ساز اسمبلی اور معزز ممبران !

1 - مجھے ریاستی قانون سازیہ کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے اِنتہائی مسرت حاصل ہو رہی ہے خاص کر ایک ایسے موقع پر جب کہ میری حکومت نے حال ہی میں اقتدار کا ایک سال مکمل کیا ہے۔ 2008ء کے انتخابات واقعی بھاری اہمیت کے حامل رہے، کیونکہ اِن انتخابات میں 61 فیصد رائے دہندگان کی غیر معمولی تعداد نے اپنے حقِ رائے دہی کا استعمال کیا اور میری حکومت نے اُمید اور توقعات کی فضا میں اقتدار کی باگ ڈور سنبھالی۔ جموں و کشمیر کے عوام نے واضح طور جمہوری عمل میں اپنے اعتماد کی تصدیق کی اور غیر مبہم انداز میں اپنے ماضی کو پس پشت ڈالنے کی خواہش کا برملا اظہار کیا۔ ریاستی عوام نے علیحدگی پسند عناصر اور جمہوری عمل کے مخالفین کو جو غیر مبہم پیغام دیا ہے وہ یہ ہے کہ ریاست کے مسائل کو صرف سیاسی طریقوں سے

مسلمہ جمہوری اور پارلیمانی طرز نظام کے اندر حل کیا جا سکتا ہے۔ اس پیغام کے پس پردہ جمہوریت کے مخالفین کو تشدد کے تئیں عوام کی بیزاری کو ذہن نشین کرنا چاہئے۔

2- میری حکومت نے دونوں سیاسی اور انتظامی اعتبار سے نئی شروعات کیں تاکہ ریاست کی سماجی و اقتصادی ترقی کو تقویت حاصل ہو کیونکہ ترقی کا یہ عمل ریاست میں جاری شورش سے بُری طرح متاثر ہوا ہے۔ عوام کو بنیادی خدمات بہم پہنچانے اور نجی نیز مشترکہ کارخانہ داری کی حوصلہ افزائی میں ایک معاون کے طور پر حکومت نے اپنے رول کی وضاحت کی ہے۔ یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ زیادہ تر زور موجودہ جاری سکیموں اور پروگراموں کے تکمیل اور مجتمع کرنے پر دیا جائے گا بجائے اس کے کہ نئی سکیمیں بنائی جائیں۔ البتہ ایسی سکیموں پر روک نہیں ہوگی جن کا ہدف ایسے علاقوں کی ترقی سے ہے جو آج تک نامعقول رقومات کی فراہمی اور تعلقِ نظر کا شکار رہے۔

3 - ریاست میں معمول کے حالات بحال کرنے کے پس منظر میں یہ ضروری ہے کہ گفت وشنید کے عمل کو بحال کیا جائے۔ میری حکومت نے

مذاکراتی عمل شروع کرنے سے متعلق حکومت ہند کی پہل کا خیر مقدم کیا ہے۔ میری حکومت بھارت اور پاکستان کے خارجہ سیکرٹریوں کے درمیان مذاکرات کے اقدام کا بھی خیر مقدم کرتی ہے۔

4 - اقتدار کے پہلے سال کے دوران میری حکومت نے اپنی پالیسی میں ریاست کے اندر امن و آشتی بحال کرنے کو اوّلین ترجیح دی۔ ملیٹینسی سے وابستہ تشدد اور دہشت گردی کے بیس سال سے زیادہ عرصے کے بعد ریاست کے مختلف خطوں میں سماج کے تمام طبقوں میں امن کے لئے زبردست خواہش پائی جاتی ہے، یہ بات عیاں ہے کہ لوگ ماضی کو بھول کر پُر امن زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔ سالہا سال سے تشدّد، ہڑتالوں اور بندھوں وغیرہ کے باعث معمول کی زندگی میں خلل واقع ہوا ہے جس سے کافی جانیں تلف ہوئیں اور حکومت کی طرف سے خدمات بہم پہنچانے کے عمل کو بُری طرح متاثر ہونا پڑا۔ تعلیمی نظام الاوقات میں بار بار کا خلل واقع ہونے سے نئی نسل کے مستقبل کو ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے۔ اس پر طُرّہ یہ کہ ریاست کے لوگ اُس اقتصادی ترقی سے فیض حاصل نہ کرسکے جو 1990ء کی دہائی

کی Liberalization کے بعد ملک کے مختلف حصّوں میں ہوئی ہے۔ ریاست کو اب اس نقصان کی تلافی کرنے کے لئے تیز تر اقدام کرنے ہونگے۔

5- میری حکومت ریاست میں ملیٹینسی اور دہشت گردی کا موثر مقابلہ کرنے کی وعدہ بند ہے۔ یہ بات عیاں ہے کہ سماجی واقتصادی ترقی کا حصول اُس وقت تک ناممکن ہے جب تک کہ ریاست میں امن وآشتی اور بھائی چارہ کا ماحول موجود نہ ہو۔ 2009ء میں ریاست کے اندر دہشت گردانہ سرگرمیوں میں نمایاں کمی واقع ہوئی ہے۔ سال 2009ء میں 499 دہشت گردانہ واقعات رونما ہوئے جبکہ اس کے مقابلے میں 2007ء اور 2008ء میں بالترتیب 1092 اور 708 ایسے واقعات پیش آئے۔ اس رجحان سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ حالات میں نمایاں بہتری واقع ہوئی ہے۔ دیگر اعداد وشمار بھی ریاست میں معمول کے حالات بحال ہونے کا اشارہ دیتے ہیں۔ دہشت گردی سے وابستہ تشدد میں یہ کمی ریاست میں ملیٹنٹوں کے خلاف سیکورٹی فورسز اور فوج کی طرف سے موثر کاروائی کی مرہون منت ہے۔ اس ضمن میں فوج، مرکزی نیم فوجی دستوں اور ریاستی

پولیس نے جو شاندار کام کیا اور اپنی قربانیوں کا جو نذرانہ پیش کیا وہ یقیناً قابل تحسین ہے۔ فوج، مرکزی نیم فوجی دستوں اور ریاستی پولیس کے درمیان مثالی باہمی ربط نے اس بات کو یقینی بنایا کہ ملیٹنٹوں اور ان کے بالائے زمین حمائتیوں کے خلاف دباؤ مسلسل بڑھایا جا سکے۔ 2009ء کے دوران کل 239 ملی ٹینٹ ہلاک کئے گئے اور 187 کو گرفتار کیا گیا۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ دہشت گردوں کے کئی با اثر فیلڈ کمانڈروں کو مار دیا گیا۔ اتنا سب کچھ ہونے کے باوجود بعض معاملات میں ہنوز تشویش لاحق ہے ۔ 2009ء کے دوران اور جنوری 2010ء میں LOC اور بین الاقوامی سرحد کے اُس پار سے ریاست میں دراندازی کی کوششوں میں اضافہ ہوا ہے۔ سیکورٹی افواج دراندازی کو روکنے کی ہر ممکن کاروائی کر رہی ہے۔

6- اگرچہ ملیٹنٹوں اور دہشت گردوں کے خلاف موثر کاروائی لازماً کی جائے گی تاہم میری حکومت کا موقف صاف ہے کہ ہر کاروائی قانون کے تقاضوں کے مطابق ہونی چاہیے۔ حکومت کی zero tolerance پالیسی نے اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ انسانی حقوق کا زیادہ سے زیادہ احترام کیا جائے اور یہ کہ جہاں بھی اس سلسلے میں خلاف ورزی واقع

ہوتی ہے تو اس ضمن میں مستعدی کے ساتھ کاروائی کی جائے۔ اس کے علاوہ ہم نے Empowered Committee system کو 2009ء کے دوران پوری طرح نافذ کیا ہے جس کی بدولت ریاستی انسانی حقوق کمیشن کی سفارشات پر کم سے کم وقت میں غور کرنا ممکن بن گیا۔ حکومت اس بات کو یقینی بنائے گی کہ سیکورٹی افواج اور پولیس کے اختیارات میں ایسا توازن لائے کہ یہ فورسز جہاں فیصلہ کُن اور موثر انداز میں کاروائی کریں گیں وہیں انسانی حقوق کی خلاف ورزی نہ ہونے پائے۔

-7 کشمیری پنڈت کشمیر کی شناخت اور سماجی تانے بانے کا ایک جزولاینفک ہیں اور وادی میں پورے وقار، عزت اور حفاظت کے ساتھ اُن کی واپسی میری حکومت کا ایک بڑا مقصد ہے۔ ریاستی کابینہ نے حال ہی میں کشمیری مائیگرنٹوں کی واپسی اور باز آبادکاری کیلئے 1618.40 کروڑ روپے کا ایک پیکج منظور کیا ہے۔ اس پیکج کی موثر عمل آوری پر نظر گذر رکھنے کیلئے ایک اعلیٰ مشاورتی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ اس پیکج کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ اس میں بے روزگار مائیگرنٹ

نوجوانوں کے روزگار کا اہتمام کیا گیا ہے۔ مختلف سرکاری محکموں میں ان کیلئے تین ہزار اسامیاں وجود میں لائی گئی ہیں اور بھرتی ایجنسیوں نے انتخاب کا عمل پہلے ہی شروع کیا ہے۔ کشمیر میں واپس جانے والے مائیگرنٹوں کیلئے عبوری مکانیت تعمیر کی جا رہی ہے۔ جگٹی کے مقام پر ایک نئے قصبے پر کام تکمیل کے مرحلے میں ہے جہاں 4218 فلیٹ زیر تعمیر ہیں اور یہ فلیٹ رواں سال کے دوران الاٹمنٹ کیلئے دستیاب ہونگے۔ میری حکومت جموں میں مقیم Displaced اشخاص، پناہ گزینوں اور مائیگرنٹوں کے متعلق حل طلب مسائل کو حل کرنے کے لئے وعدہ بند ہے۔

8- ریاست کی ترقی اس امر میں مضمر ہے کہ اس کے تینوں خطے باہمی تعاون اور اشتراک کے جذبے کے ساتھ ترقی کی راہ پر گامزن رہیں۔ اس مقصد کے حصول کیلئے میری حکومت تینوں خطوں اور ریاست کے ذیلی خطوں کی منصفانہ ترقی کو بڑھاوا دینے کا اپنا ایجنڈا یکسوئی کے ساتھ روبہ عمل لا رہی ہے۔ درج فہرست ذاتوں، درجہ فہرست قبائل، گوجر بکروال، پہاڑی بولنے والے لوگوں اور دیگر پسماندہ طبقوں کی فلاح و بہبود سے متعلق پالیسیوں اور پروگراموں کو بدستور ترجیح حاصل رہے گی۔

9- ریاست کی مجموعی ترقی کے لئے تمام سطحوں پر عوام کی شرکت سے غیر مرکوز ترقیاتی عمل ازبس ضروری ہے۔ میری حکومت ریاست میں پنچایتی راج ادارے قائم کرنے اور پنچایتی راج اور بلدیاتی اداروں کو اختیارات اور ذمہ داریاں تفویض کرنے کی وعدہ بند ہے تاکہ یہ خود حکمرانی کے اداروں کی حیثیت سے اُبھر کر سامنے آجائیں۔ ریاست میں پنچائتوں اور بلدیاتی اداروں کے انتخابات عنقریب منعقد کئے جائینگے۔

10- میری حکومت تعلیم یافتہ نوجوانوں میں بڑھتے ہوئے بے روزگاری کے مسئلے کے حجم سے پوری طرح باخبر ہے۔ اس مسئلے کا حل یہ نہیں ہے کہ ہم نہ صرف پہلے ہی بھاری بھرکم سرکاری شعبہ میں مزید اسامیاں وجود میں لائیں، بلکہ معشیت میں مجموعی طور روزگار کے مواقعے پیدا کرنے سے ہی اس مسئلے سے نپٹا جاسکتا ہے۔ اس ضرورت کو تسلیم کرتے ہوئے میری حکومت نے پہلی بار ریاست میں ”نوجوانوں کیلئے شیر کشمیر ایمپلائمنٹ اینڈ ویلفیئر پالیسی“ کے زیر عنوان ایک جامع پالیسی متعارف کی ہے جس کا مدعا آئندہ پانچ برسوں میں تقریباً پانچ لاکھ تعلیم یافتہ نوجوانوں کے لئے روزگار کے مواقعے پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ ہنروں کا درجہ بڑھانا ہے۔ اس پالیسی کی اہم خصوصیات میں

سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں تعلیم یافتہ بے کار
نوجوانوں کے لئے Voluntary Service Allowance کا اہتمام
کیا گیا ہے۔ سابقہ ایمپلائمنٹ ایکسچینجوں کی سرنو شیرازہ بندی کی گئی
ہے اور ان کو ڈسٹرکٹ ایمپلائمنٹ اور کونسلنگ مراکز سے موسوم کیا گیا
ہے۔ایک Overseas Employment Corporation
قائم کی گئی ہے جسے بیرون ممالک روزگار کے حصول کا کام سونپ دیا
گیا ہے۔ روزگار سے متعلق تمام تنظیموں کی کارکردگی پر نظر رکھنے کے
لئے ایک Employment Facilitating Agency قائم کی
جارہی ہے۔نوجوانوں کیلئے روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے ساتھ
ساتھ میری حکومت نے بھرتی ایجنسیوں کے ذریعے امیدواروں کو
منتخب کرنے کے عمل کو Fast track پر لایا ہے۔گذشتہ ایک سال
کے دوران 20500 گزٹیڈ اور نان گزٹیڈ تقرریاں عمل میں لائی گئی
ہیں اور مزید 20000 تقرریوں کا عمل جاری ہے۔

11- میری حکومت فعال حکمرانی کی طرف بدستور توجہ دے رہی ہے۔
سرکاری اداروں اور سرکاری عہدہ داروں کو اپنے کام کاج میں موثر اور

اس سے کہیں زیادہ جوابدہ بنانا ہوگا اور اقتدار سنبھالنے کے فوراً بعد میری حکومت نے متحرک، جوابدہ اور عوام دوست انتظامیہ قائم کرنے کیلئے اقدام کئے۔ حکومت کی کارکردگی میں معقول شفافیت کو یقینی بنانے کیلئے ایک نیا جموں وکشمیر حقِ اطلاعات ایکٹ، 2009ء کو مرکزی ایکٹ کے مطابق بنایا گیا ہے۔ ایک نیا قدم یہ ہے کہ وزیرِ اعلیٰ کے سیکرٹریٹ میں عوامی شکایات کے فوری ازالہ کیلئے ایک Grievence Cell (آوازِ عوام) قائم کی گئی ہے۔ ضلع صدر مقامات پر حکومت کی عوام تک رسائی کا جو نیا تصور عوامی ملاقات کی شکل میں وجود میں لایا گیا ہے اُسے بھاری عوامی پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔ توقع ہے کہ ریاستی اطلاعات کمیشن عنقریب پوری طرح کام شروع کرے گا جبکہ ریاستی احتساب کمیشن سرِنو تشکیل دیا جا رہا ہے۔ میری حکومت محسوس کرتی ہے کہ پبلک سروس میں بدعنوانی کی علت سے نمٹنے کیلئے فوری اقدام کی ضرورت ہے۔ رشوت ستانی نے عوام کیلئے سرکاری خدمات بہم پہنچانے کے عمل کو بُری طرح متاثر کیا ہے۔ لہٰذا اس بات کو تسلیم کیا جانا چاہیے کہ رشوت ستانی کا قلع قمع کئے بغیر حکومت کی کارکردگی متاثر ہوکر

رہ جاتی ہے۔ میری حکومت رشوت ستانی کے معاملے پر سمجھوتہ نہیں کرے گی۔ خطا کار ملازمین کے خلاف قانون کے تحت سخت ترین کاروائی کی جائے گی۔

12- تقریباً 14 ماہ پہلے جب میری حکومت نے اقتدار سنبھالا تو اس کے سامنے سب سے بڑا چیلنج یہ تھا کہ ریاستی معاشی سرگرمیوں کو بڑھاوا دیا جائے اور اس غرض کیلئے وسائل تلاش کئے جائیں۔ حکومت 2009-2010ء کیلئے سالانہ منصوبہ کیلئے 5500 کروڑ روپے حاصل کرنے میں کامیاب رہی ہے جو ایک ریکارڈ ہے۔ اس کے علاوہ وزیر اعظم کے از سر نو تعمیراتی منصوبہ (PMRP) کے تحت 1200 کروڑ روپے جس میں Counterpart share کے طور پر 220 کروڑ روپے کی وہ رقم بھی شامل ہے جو ریاست کو ایشیائی ترقیاتی بنک سے مساوی حصص بطور قرضہ حاصل کرنے کیلئے درکار تھی۔ میری حکومت ریاست کو فراخ دلانہ امداد دینے کے لئے مرکز کی شکر گذار ہے۔

13- ریاست کی سماجی و اقتصادی ترقی کیلئے بجلی کو غالبًا بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اس ضمن میں ہماری ریاست عجیب وغریب حالت سے دوچار ہے۔

اگرچہ قدرت نے ہمیں قریب 20000 میگا واٹ پن بجلی کی صلاحیت سے مالا مال کیا ہے مگر ہم مرکزی اور ریاستی یعنی دونوں شعبوں میں کل ملا کر اب تک صرف 12 فیصد صلاحیت کا استفادہ کر سکے ہیں۔ ایک ہمہ رُخی حکمت عملی اختیار کی گئی ہے تا کہ ریاست میں دستیاب پن بجلی صلاحیت کو ممکنہ کم سے کم وقت میں بروئے کار لایا جا سکے۔ ریاست میں 870.5 میگا واٹ کی صلاحیت کے 5 پن بجلی پروجیکٹ قائم کرنے کے فیصلہ پر عمل کرنے کی شروعات کردی گئی ہے۔ 690 میگا واٹ کے رتلی پروجیکٹ کو IPP طریقہ سے قائم کرنے کے لئے بولی لگانے کا عمل جاری ہے۔ دریائے چناب کے طاس میں 2100 میگا واٹ کی مجموعی صلاحیت کے تین بڑے پروجیکٹوں کو Joint Venture کمپنی کے ذریعے روبہ عمل لایا جا رہا ہے۔ 1799 میگا واٹ کی کل صلاحیت کے چھ اور پاور پروجیکٹوں کو NHPC کے ذریعے Fast track بنیادوں پر روبہ عمل لایا جا رہا ہے۔ ان میں سے 120 میگا واٹ سیوا II پروجیکٹ مکمل ہونے کے قریب ہے۔ میری حکومت سرکاری و نجی شراکت سے مائیکرو ہائیڈل پروجیکٹوں کی حوصلہ افزائی کا اِرادہ رکھتی ہے۔

14- پن بجلی کو بروئے کار لانے کے ساتھ ساتھ توانائی کے غیر روائتی وسائل سے استفادہ کرنا قابل فہم ہے۔ یہ اقدام اُونچائیوں پر واقع

لداخ کے ریگستانی ماحول میں زیادہ موزوں دکھائی دیتا ہے جہاں Solar Photo Voltaic نظام کافی موثر ثابت ہوا ہے۔لداخ میں ہوا اور زمینی حرارت سے بجلی پیدا کرنے کے امکانات کے بھرپور استعمال کے لئے کھوج لگانا ضروری ہے۔ریاست کے دُور دراز اور نا قابلِ رسائی علاقوں کو گرِڈ سے باہر بجلی مہیا کرنے کے لئے توانائی کے غیر روائتی وسائل استعمال میں لانے کی ضرورت ہے۔ میری حکومت 25 میگاواٹ سے کم صلاحیت کے پاور پروجیکٹ اور شمسی توانائی کے پروجیکٹ قائم کرنے کے لئے مرکزی حکومت کی وزارت برائے نئی اور قابل تجدید توانائی کے سرگرم اشتراک سے کام کررہی ہے۔لیہہ اور کرگل کے اضلاع میں مرکزی Electricity اتھارٹی کے تعاون سے 5میگاواٹ کے گرِڈ Interactive SPV Plant بشمول چھ دیگر Stand alone SPV Solar Plant قائم کرنے کے امکانات کا جائیزہ لیا جارہا ہے۔

15- جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ ریاست میں بجلی کے شعبے کے مسائل محض پیداواری صلاحیت میں کمی کی وجہ ہی سے نہیں ہیں بلکہ یہ مسائل

اس شعبے میں مالی یا یوں کہیئے تجارتی طور غیر منافع بخش نظام سے وابسطہ ہیں۔ ایک طرف بجلی کی مانگ میں متواتر اضافہ ہوتا رہا ہے اور ترسیل و تقسیم میں ناقابل برداشت حد تک نقصانات واقع ہوتے ہیں تو دوسری طرف صارفین کو بجلی کی سپلائی سے خاطر خواہ مجوزہ آمدن حاصل نہ ہونے کے باعث ریاست کا بجٹ بھاری دباؤ کا شکار ہو جاتا ہے۔ بجلی شعبہ میں تجارتی افادیت قائم کرنے کے لئے اس شعبہ میں اصلاحات ناگزیر بن چکے ہیں۔ بجلی کے شعبے میں اصلاحات کا خاکہ M/S The Energy and Research Institute نے تیار کیا ہے جسے اس غرض کے لئے بطور کنسلٹنٹ تعینات کیا گیا ہے۔ Restructured Accelerated Power Development Reforms Programme ریاست کے 30 شہروں اور قصبوں میں روبہ عمل لایا جارہا ہے۔ High Voltage Distribution System اور Aerial Bunched Cable کو مرحلہ بند طریقے سے ریاست میں شہری علاقوں تک توسیع دی جارہی ہے تاکہ بجلی چوری پر روک لگائی جاسکے۔ High Voltage Transmission Net Work کو جدید بنایا جارہا ہے اور PMRP کے تحت 1351 کروڑ روپے کی لاگت سے

شروع کئے گئے 34 نئے گرِڈ سٹیشنوں اور 29 نئی ترسیلی لائینوں کو چالو کرنے سے ریاست میں بجلی کے نظام کی افادیت میں نمایاں بہتری آئے گی۔ 821.62 کروڑ روپے کی منظور شُدہ لاگت سے راجیو گاندھی گرامین ویدیوتی کرن یوجنا کی عمل آوری میں سُرعت لائی جائے گی تاکہ ایسے دیہات کو بجلی مہیا کی جاسکے جہاں یہ سہولیت دستیاب نہیں ہے یا جن کی بجلی منقطع کی گئی ہے۔ میری حکومت، سندھ آبی معاہدہ کی وجہ سے نقصان کے معاوضے کے حِصّہ کے طور پر 390 میگاواٹ ڈول ہستی پاور پروجیکٹ ریاست کو منتقل کرنے کے لئے رنگا راجن کمیٹی کی سفارشات روبہ عمل لانے کے معاملہ پر حکومت ہند سے سرگرمی سے پیروی کر رہی ہے۔

16- میری حکومت زرعی شعبے کی ترقی کو اوّلین ترجیح دیتی ہے جو ہماری 75 فیصد دیہی آبادی اور 50 فیصد کام گروں کا ذریعۂ معاش ہے۔ دوہرے اور کثیر فصلی طریقہ کاشت کو اپنانے پر بدستور زور دیا جارہا ہے تاکہ پیداوار بڑھا کر زراعت کو کسانوں کے لئے معاشی لحاظ سے زیادہ فائدہ مند بنایا جائے۔ ریاست میں پہلی بار زرعی بنیادی

ڈھانچے اور کاشتکاری کے طریقوں کی جدید کاری میں پائی جانے والی خلیج پاٹنے کے لئے راشٹریہ کرشی وکاس یوجنا متعارف کی گئی ہے۔ National Mission on Medicinal Plants کو بھی ریاست میں روبہ عمل لانے کی منظوری ملی ہے۔ باغبانی اور گلبانی کے شعبہ پر بدستور حکومت کی توجہ مرکوز رہے گی اور زیادہ تر زور روایتی اقسام میوہ کی جگہ Exotic پودے اُگا کر اس شعبے میں تنوع پیدا کیا جائے گا۔ اخروٹ اور گلاس جیسے میووں کی کاشت کو بڑے پیمانے پر شروع کیا جارہا ہے کیونکہ اِن میووں کو قومی منڈی میں بہت کم مقابلے کا سامنا ہے۔ میوہ اُگانے والے کسانوں کو پیداوار کے لئے نفع بخش دام یقینی بنانے کی غرض سے فروٹ منڈیوں اور ٹرمنل مارکیٹوں کا ایک جال قائم کیا جارہا ہے اور موجودہ منڈیوں کا درجہ بڑھایا جارہا ہے۔ وزیراعلیٰ کی سربراہی میں کسانوں کی بہبودی کے لئے ایک ایڈوائزری بورڈ قائم کیا گیا ہے۔

17- پشو پالن ایک اور اہم شعبہ ہے جس کے لئے ریاست میں مزید فروغ کی کافی گنجائش موجود ہے۔ اس امر کے باوجود کہ یہاں پشو پالن سے حاصل شدہ مصنوعات کی فی کس کھپت پورے ملک میں سب سے

زیادہ ہے پھر بھی ریاست اپنی ضروریات اندروں طور پورا کرنے کے اہل نہیں ہے۔ مقامی مانگ کو دیکھتے ہوئے میری حکومت کی کوشش ہے کہ پشو پالن میں Cross bred نسل کے مویشیوں میں اضافہ کیا جائے تا کہ پشو پالن سے حاصل اشیاء میں خود کفالت پائی جائے۔ حکومت نے ایک روزہ چوزوں پر درآمداتی محصول 2 روپے سے گھٹا کر ایک روپیہ فی چوزہ کر دیا ہے تا کہ مقامی پولٹری انڈسٹری کو بڑھاوا ملے۔

18- ریاست میں گلبانی کو ترقی دینے کی کافی گنجائش موجود ہے۔ ریاست میں کٹ فلاورس کی تجارتی بنیادوں پر پیداوار کو خصوصی توجہ مل رہی ہے۔ مختلف اضلاع میں پھولوں کی تخم ریزی کے لئے کنٹریکٹ فارمنگ کو متعارف کیا گیا ہے۔ گل لالہ (Tulip) کو کٹ فلاور کے طور پر تجارتی پیمانے پر شروع کرنے کے لئے اقدام کئے گئے ہیں۔ ٹولپ/للیم بلب اور دوسرے کٹ فلاورس کے لئے سرینگر کے ٹولپ گارڈن میں ایک سرد خانہ قائم کیا جا رہا ہے۔ برآمدات کو ترقی دینے کیلئے ایگریکلچر اینڈ پروسیسڈ فوڈ پروڈکٹس ایکسپورٹ ڈیولپمنٹ اتھارٹی (APEDA) کے اشتراک سے خراب ہونے والے پھلوں کے لئے سرینگر ائیر پورٹ پر کارگو (Cargo) سہولیت بھی فراہم کی جا رہی ہے۔

19- صحت عامہ اور تعلیم کے شعبہ جات میں استحکام لانے کی طرف ایک موثر حکمت عملی کے تحت بھر پور توجہ دی جائے گی تا کہ موجود بنیادی ڈھانچے سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کیا جائے۔ ابتدائی اور ثانوی طبی اداروں کو مضبوط بنانے کے لئے پہلے ہی اقدامات کئے گئے ہیں تا کہ طبی نگہداشت کی خدمات فراہم کرنے کے نظام کو بہتر بنایا جائے۔ 2009ء کے دوران 32 صحت عامہ اداروں بشمول 22 پبلک ہیلتھ سینٹروں کی عمارات مکمل کیں۔ توقع ہے کہ مزید 12 طبی ادارے اور سٹاف کوارٹر اس سال مکمل کئے جائیں گے۔ ڈاکٹروں اور نیم طبی عملے کی تنخواہوں میں اضافہ کیا گیا ہے اور ڈاکٹروں کی مشکل اور دُور دراز علاقوں میں تعیناتی کو مزید پُرکشش بنانے کے لئے قومی دیہی صحت مشن کے تحت خصوصی مراعات منظور کی گئی ہیں۔ 125 مزید ایمبولینسوں کو حاصل کر کے مریضوں کو بڑے ہسپتالوں تک پہنچانے کے نظام کو بہتر بنایا گیا ہے۔ ضلع صدر مقامات پر بنیادی سازوسامان سے لیس ایمبولینس فراہم کرنے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ Tertiary سطح پر صحت نظام کو بہتر بنانے کے لئے پردھان منتری سواستھیہ سُرکھشا یوجنا کے تحت سُپر سپیشلسٹی ہسپتالوں (Super Speciality Hospitals) کی تعمیر میں

سُرعت لائی جارہی ہے۔میری حکومت انڈین سسٹم آف میڈیسن کو فروغ دینے اور عام کرنے پر زور دیتی رہے گی۔مرکزی حکومت نے کشمیر میں ایک یونانی کالج اور جموں میں ایک آیورویدک کالج کے قیام کا اعلان کیا ہے تاکہ ریاست میں انڈین سسٹم آف میڈیسن کو ترقی ملے۔

20 - میری حکومت تعلیم کے پھیلاؤ کو انتہائی اہمیت دیتی ہے۔سروشکھشا ابھیان اور مِڈ ڈے میل سکیم(Mid-day Meal Scheme) جیسے نمایاں پروگراموں کی عمل آوری کے طفیل سکولوں میں بچوں کے اندراج میں کافی اضافہ ہوا ہے۔پڑھائی ادھوری چھوڑنے والے بچوں کی شرح میں کافی کمی واقع ہوئی ہے۔خواندگی شرح 2001ء کے 55.50 فیصد کے مقابلے میں 2009- 2008ء میں 65.67 فیصد تک جا پہنچی ہے۔ریاست میں ساکشار بھارت مشن 2012ء ورراشٹریہ مادھیہ مک شکھشا ابھیان جیسے نئے پروگرام شروع کئے جارہے ہیں۔ وزیر اعظم کے سکل ڈیولپمنٹ مشن (Skill Development Mission) کے تحت 2022ء تک 50 لاکھ افراد کو مختلف ہُنروں میں تربیت دی جائے

گی۔میری حکومت پچاس مزید ITIs ایسے بلاکوں میں قائم
کرے گی جہاں ابھی ایسے ادارے قائم نہیں ہوئے ہیں علاوہ ازیں
میری حکومت ریاست کے سبھی بلاکوں میں 142 سکل ڈیولپمنٹ
مراکز قائم کرنے کا منصوبہ رکھتی ہے۔8000 نوجوانوں کو ریاست
سے باہر ایسے ہنروں میں تربیت دینے کے لئے بھی منصوبے بنائے
گئے ہیں جن ہنروں میں تربیت کے لئے ریاست میں سہولیات دستیاب
نہیں ہے۔ریاست کے ایسے اضلاع میں 18 مقامات پر نئے سرکاری پالی
ٹیکنک کھولے جارہے ہیں جہاں اب تک یہ سہولیت دستیاب نہ تھی۔تعلیمی
اعتبار سے پسماندہ اضلاع میں 11 نئے ماڈل کالج قائم کئے جائیں گے۔
2 مرکزی یونیورسٹیوں کے قیام کا کام شروع کیا گیا ہے۔میری حکومت چاہتی
ہے کہ ان اداروں میں 2010-11ء میں تعلیمی سرگرمیاں شروع ہوجائیں۔

21- ریاست میں شہری خدمات کو بڑھاوا دینے اور بہتر بنانے کی فوری
ضرورت ہے۔سرینگر اور جموں کے دو بڑے شہروں میں نکاسی کے
پیچیدہ مسائل سے نمٹنے کے لئے جواہر لال نہرو نیشنل اربن رینیول
مشن کے تحت بالترتیب 132.92 کروڑ روپے اور

129.23 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ چھوٹے اور درمیانہ درجے کے شہروں کے لئے ایک جامع اربن انفراسٹرکچر ڈیولپمنٹ سکیم (Urban Infrastructure Dev.Scheme) روبہ عمل لائی جارہی ہے۔162.39 کروڑ روپے کی لاگت سے منظور کی گئی Basic Services for Urban Poor Scheme کو روبہ عمل لایا جارہا ہے جس کا مدعا شہروں کی جھونپڑ پٹیوں میں خطِ افلاس سے نیچے آبادی کے لئے 6677 رہایشی اکائیاں فراہم کرنا ہے۔

22- جموں وکشمیر جیسی پہاڑی ریاست کی سماجی ومعاشی ترقی کے لئے سڑک رابطہ بھاری اہمیت کا حامل ہے۔وزیراعظم کے گرام سڑک یوجنا کے تحت کل 4772.44 کلومیٹر کی لمبائی کے 885 سڑک پروجیکٹ منظور ہوئے ہیں جن کیلئے 2239.97 کروڑ روپے منظور کئے گئے ہیں۔ رواں مالی سال کے دوران حکومت ہند نے (PMGSY) سکیم کے ساتویں مرحلے کے تحت 1463.20 کروڑ روپے کی لاگت سے 2239 کلومیٹر کی لمبائی کے 496 پروجیکٹ منظور کئے ہیں اور 370 بستیوں کو ملانے کے لئے 464 کلومیٹر لمبائی کے 91 سڑک

پروجیکٹ مکمل کر لئے گئے ہیں۔NABARD اور سینٹرل روڈ فنڈ کے تحت 507.84 کروڑ روپے کی لاگت سے 127 روڈ پروجیکٹ منظور کئے گئے ہیں۔رواں مالی سال کے دوران 51 پُل مکمل کئے گئے جب کہ مارچ 2010ءتک مزید 61 پُل مکمل ہونے کی توقع ہے۔ دریائے توی پر تقریباً 126 کروڑ روپے کی تخمینہ شُدہ لاگت سے چوتھا پُل تعمیر کیا جارہا ہے۔ٹریفک بھیڑ بھاڑ کو کم کرنے کے لئے سرینگر اور جموں میں نئے Fly over تعمیر کئے جارہے ہیں۔

23- ریاست میں بین علاقائی سڑک رابطہ فراہم کرنے کی طرف حکومت اوّلین توجہ دے رہی ہے۔ 639.85 کروڑ روپے کی لاگت سے معروف مُغل روڈ پروجیکٹ پر شدومد سے کام جاری ہے۔سنگھپورہ ٹنل کی تعمیر کو پبلک پرائیویٹ شراکت سے دردست لیا جارہا ہے اور بالآخر اس سے بسوہلی بھدرواہ کشتواڑ سے ہوتے ہوئے پنجاب میں دونیرا سے کشمیر تک ایک متبادل سڑک مہیا ہوجائے گی۔جموں سرینگر قومی شہراہ کو فورلین بنانے کے پروجیکٹ کی تعمیر کا کام شروع ہوا ہے۔اس کی تکمیل سے جموں وکشمیر کے درمیان مسافت کم ہوجائی گی جس سے وقت بھی بچ جائے گا۔

24- قاضی گُنڈ سرینگر بارہمولہ ریلوے لائین کے قاضی گنڈ انت ناگ سیکشن 2009ء کے دوران چالو ہونے سے قاضی گنڈ سے بارہمولہ تک موزوں، تیز رفتار اور سستا ریل ٹرانسپورٹ کا ذریعہ دستیاب ہو چکا ہے۔ کشمیر کو باقی ماندہ ملک سے ریل کے ذریعے ملانے کے لئے میری سرکار نے مرکزی حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ ادھمپور قاضی گنڈ سرینگر بارہمولہ ریل پروجیکٹ کے ادھمپور قاضی گنڈ سیکشن پر کام میں سُرعت پیدا کرے۔ میری حکومت ریاست کی اقتصادی صلاحیت سے بھرپور استفادہ حاصل کرنے کے لئے نئے ریل پروجیکٹ شروع کرنے پر زور دے گی۔ سرینگر ائیر پورٹ کو بین الاقوامی ائیر پورٹ کا درجہ دیا گیا ہے۔ جموں اور لیہہ کے ہوائی اڈوں کا درجہ بڑھایا جارہا ہے۔ تجارتی پروازوں کو ممکن بنانے کے لئے کرگل ہوائی اڈے کی رن وے کو بھی توسیع دی جارہی ہے۔

25- چونکہ سیاحتی شعبہ میں بلواسطہ یا بلاواسطہ روزگار پیدا کرنے کی کافی گنجائش ہے اور یہ ریاست میں معاشی کایہ پلٹ میں ایک اہم کردار ادا کرسکتا ہے لہٰذا اس میں نئی روح پھونکنا میری حکومت کی اوّلین ترجیحات میں ہے ۔

جموں، کشمیر اور لداخ خطوں میں سال بھر سیاحوں کو راغب کرنے کی کافی گنجائش موجود ہے البتہ ریاست کے کچھ حصوں میں افراتفری کی وجہ سے یہ صنعت بدستور مشکلات سے دوچار ہے۔ میری حکومت نے ریاست کو ایک محفوظ سیاحتی مقام کے طور بڑھاوا دینے کے لئے اور اس کو عالمی سیاحتی نقشے پر اپنا مقام واپس دلانے کے لئے کئی اقدامات شروع کئے ہیں۔ 2009ء کے دوران یاتریوں کے سمیت ریاست میں 92.89 لاکھ سیاح وارد ہوئے جس سے عیاں ہے کہ گذشتہ سال کے مقابلہ میں اس سال ان کی تعداد میں 15.95 لاکھ کا قابل لحاظ اضافہ ہوا ہے۔ 2009ء کے دوران شری ماتا ویشنو دیوی کے درشن پر آنے والے یاتریوں کی تعداد 82.35 لاکھ رہی، جو ایک ریکارڈ ہے۔ میری حکومت ریاست میں سیاحتی سرگرمیوں میں شدّت سے محسوس کئے جانے والے تنوع کو پیدا کرنے کے لئے اقدام کرے گی اور نئے علاقوں کو سیاحتی نقشے پر لائے گی۔ ریاست آئیندہ موسم گرما میں کامن ویلتھ گاف چمپئین شپ کی میزبانی کا منصوبہ بنا رہی ہے۔ اس طرح ریاست بین الاقوامی گافنگ نقشے پر اُبھر کر سامنے آئے گی۔

میری حکومت نے معیاری سیاحتی ڈھانچہ قائم کرنے کے لئے کئی اِقدام کئے ہیں۔ جنوری 2010ء تک حکومتِ ہند کی معاونت سے 162.58 کروڑ روپے کی لاگت کے سیاحتی ڈھانچے کو بڑھاوا دینے کے پروجیکٹ منظور ہوئے ہیں۔ میری حکومت نے جموں کشمیر میں سیاحت کے فروغ کے لئے ملک اور بیرون ملک کے ٹور اینڈ ٹریول اپریٹرس سے سنجیدگی کے ساتھ گفت وشنید شروع کی ہے۔ میری حکومت حکومتِ ہند کے توسط سے مختلف ممالک کو جموں وکشمیر میں سفر نہ کرنے سے متعلق مختلف ممالک کی طرف سے جاری کی گئی ہدایات واپس لینے پر آمادہ کرنے کی پیروی کر رہی ہے۔ ہمیں توقع ہے کہ 2010-2011ء کے دوران سیاحوں کی آمد میں اضافہ ہوگا۔ میں جموں وکشمیر کے عوام سے اصرار کرتا ہوں کہ وہ ریاست میں سیاحت کو از سرِ نو سرگرم بنانے کے لئے مناسب ماحول پیدا کریں۔

26- میری حکومت ماحول کے تحفظ کو کافی اہمیت دیتی ہے۔ آبی ذخائر وجنگلات جیسے معاملات کی طرف حسبِ ضرورت توجہ دی جارہی ہے۔ حکومتِ ہند نے ڈل کی صفائی اور جھیل کے مکینوں کی باز آباد

کاری کے لئے 356 کروڑ روپے کی اضافی امداد منظور کرنا مان لیا ہے جن کے لئے رکھِ ارتھ میں ایک کالونی قائم کی جارہی ہے۔ڈل جھیل کے ملحقہ گنجان آبادی والے علاقوں میں گندے پانی کو صاف کرنے سے متعلق براری نمبل اور نالہ امیر خان میں دو سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹوں پر کام شروع ہوا ہے۔دوسرے اہم آبی ذخائر میں بھی تحفظاتی پروگراموں کی عمل آوری طے شُدہ نظام الأوقات کے مطابق کی جائے گی۔

27- حکومت ریاست میں بے پناہ حیاتیاتی گونا گونیت اور قدرتی وسائل کے تحفظ کے تئیں اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کا مصمم اِرادہ رکھتی ہے۔میری حکومت ایک جامع شجرکاری مہم شروع کرکے جنگلات کو توسیع دینے کے لئے کوشاں ہے اور ریاست میں تباہ شدہ طاس کی ماحولیاتی بحالی کی کوشش کر رہی ہے۔ Integrated Forest Resource Management کے تحت ایک پروجیکٹ تشکیل دیا گیا ہے جس کے لئے 600 کروڑ روپے مخصوص کئے گئے ہیں جس میں (Eco System) کے تحفظ کی طرف توجہ مرکوز کی جائے گی اور جس کا مقصد تمام متعلقین کی سماجی اور معاشی ترقی کے لئے روزگار کے مواقع فراہم کرنا ہے۔2009ء میں قائم کئے

J&K State Compensatory Afforestation Fund کے
Management and Planning Authority(CAMPA) کے
تحت آئندہ پانچ برسوں کے دوران ریاست میں شجرکاری اور
Regeneration سرگرمیوں پر 100 کروڑ روپے خرچ کئے جائیں
گے۔عمارتی لکڑی کی جائز ضروریات کو پورا کرنے اور سمگلنگ کی
حوصلہ شکنی کے لئے 2010-2009ء کے دوران عمارتی لکڑی کی فراہمی
12 لاکھ مکعب فُٹ تک بڑھادی گئی ہے جب کہ 2009-2008ء میں
صرف 8 لاکھ مکعب فٹ عمارتی لکڑی فراہم کی گئی ہے اور اس کے
ساتھ ساتھ سیل ڈیپوؤں میں بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ریاست میں
جنگلات پر دباؤ کو کم کرنے کے لئے عمارتی لکڑی کی درآمد کی حوصلہ
افزائی کی گئی ہے۔یہ امر باعث فخر ہے کہ شجرکاری اور بنجر اراضی کو قابل
استعمال بنانے میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے کے لئے ریاست کو
معروف اندرا پریا درشنی ورکشا مترا ایوارڈ دیا گیا ہے۔

28- حکومت کی بنیادی ذمہ داری ہے کہ لوگوں کو پینے کے پانی کی سہولیت میسر
رکھی جائے۔میری حکومت متواتر بنیادوں پر پینے کے پانی کی ضمانت کو

یقینی بنانے پر اپنی توجہ مرکوز رکھے گی وہ اس طرح کہ سطح زمین اور زیر زمین
پانی کا بھرپور استعمال کیا جائے گا اور اِس کے ساتھ ساتھ بارش کے پانی
سے بھی استفادہ کیا جائے گا اور زیر زمین پانی کی سطح کو برقرار رکھنے کی بھی
گنجائش رکھی جائے گی۔ جموں شہر میں 54 لاکھ گیلن یومیہ صلاحیت والا
شیتلی سوم فلٹریشن پلانٹ مکمل کیا گیا ہے۔ کشمیر میں رنگل مرحلہ دوم میں
مزید ایک کروڑ گیلن کا اضافہ کیا گیا ہے۔ 25 نئے ٹیوب ویل چالو کر کے
جموں میں مزید 30 لاکھ گیلن پانی کا اضافہ کیا گیا ہے۔ لار، وتہ لار اور
منی گام کی واٹر سپلائی سکیمیں مکمل اور چالو کی گئی ہیں جن کی مجموعی یومیہ
صلاحیت 5 لاکھ گیلن ہے۔ کشمیر میں ٹنگنار اور سوکھ ناگ میں
JNNURM کے تحت بالترتیب 148 کروڑ روپے اور 120 کروڑ
روپے کی تخمینہ شدہ لاگت پر 2 نئے پروجیکٹ منظور کئے گئے ہیں جن
کی مجموعی یومیہ صلاحیت ایک کروڑ گیلن پانی ہوگی۔ مرکز کے زیر کفالت
National Rural Drinking Water Supply Programme
اور دیگر ریاستی اور ضلع شعبوں کے تحت شروع کی گئیں 400 واٹر سپلائی

سکیموں کو جوش و جذبے سے مکمل کیا جارہا ہے اور آئندہ مالی سال کے دوران 93 نئی سکیموں کو مالی اِمداد کی منظوری کے لئے ایل آئی سی کو ارسال کیا گیا ہے۔

29 - آبپاشی اور انسدادِ سیلاب سے متعلق شعبے میں آبپاشی کے مزید وسائل روبہ عمل لانے پر زور دیا جائے گا وہ اس طرح کہ نئی آبپاشی کی سکیمیں شروع کی جائیں گی نیز موجودہ سکیموں کو جدید بنایا جائے گا۔ راج پورہ لفٹ اریگیشن سکیم کو 63 کروڑ روپے کی لاگت سے چالو کیا گیا ہے Accelerated Irrigation Benefit Programme کے تحت 220.70 کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر ہونے والی لار کنال بڈگام، زین گیر کنال اور گرمٹو کنال کے بڑے اور درمیانہ درجے کے پروجیکٹوں کو حکومت ہند کی منظوری اور رقوم فراہم کرنے کے لئے پیش کیا گیا۔ 409.57 کروڑ روپے کی لاگت کے مزید 124 نئے چھوٹے پیمانے کے آبپاشی پروجیکٹ مرکزی حکومت کو منظوری اور رقومات فراہم کرنے کے لئے ارسال کئے گئے ہیں جو دیگر پروجیکٹ مرکزی امداد کے لئے ارسال کئے گئے ہیں اُن میں رنبیر کنال میں

پانی کی سطح بڑھانے کے لئے دریائے توی پر بیلی چرانا کے مقام پر 25 کروڑ روپے کی لاگت سے ایک وئیر تعمیر کرنا اور دریائے جہلم کے لئے 2200 کروڑ روپے کی لاگت کا جامع فلڈ مینجمنٹ پروجیکٹ شامل ہیں۔

30 - ریاست کے سبھی اضلاع میں مہاتما گاندھی قومی دیہی روزگار گارنٹی سکیم روبہ عمل لائی جارہی ہے۔ سکیم کے تحت 2009ء کے دوران 14184 تعمیراتی کام درردست لئے گئے ہین جن میں سے 5016 کام مکمل کئے گئے ہیں جن کے طفیل روزگار کے 69.76 لاکھ کے ایام کار پیدا ہوئے ہیں ۔ سکیم کے تحت 2009ء کے دوران 597415 گھرانوں کو (Job Card)اجراء کئے گئے ہیں ۔ رواں سال کے دوران اندرا آواس یوجنا کے تحت 9683 مکان مکمل کئے گئے ہیں جن میں سے 7174 نئے مکان تعمیر کئے گئے ہیں جبکہ 2509 مکانوں کو بہتر بنایا گیا ہے۔ ایک ارب 42 کروڑ اور 80 لاکھ روپے کی لاگت سے وزیراعظم کے تعمیر نو پروگرام کے تحت 119 گاؤں کو ماڈل ویلج کے طور پر ترقی دی جارہی ہے۔ 2009ء کے دوران 8 ماڈل ویلج مکمل

کئے گئے جن میں سے تعمیر کئے گئے ماڈل ولیجوں کی تعداد 84 تک پہنچ گئی ہے۔ مارچ 2010ء تک 35 مزید ماڈل ولیج مکمل ہونے کی توقع ہے۔

31- میری حکومت نے ریاست میں اطلاعاتی ٹیکنالوجی کی ترقی اور توسیع کو ممکن بنانے کے لئے متعدد اقدامات کئے ہیں۔ لوگوں کو اپنے گھروں کے پاس ہی مختلف خدمات مہیا رکھنے کے لئے میری حکومت جموں و کشمیر بنک کے تعاون سے 1109 دیہات میں Common Service Centres (خدمت مراکز) قائم کررہی ہے جس میں سے 300 مراکز قائم کئے گئے ہیں اور 100 مراکز کو چالو کیا گیا ہے۔ پہلے مرحلے میں ہر مرکز 6 گاؤں کا احاطہ کرے گا۔ ان مراکز سے جو خدمات فراہم کرنے کی تجویز ہے، اُن میں سماجی بہبود پنشن کی ادائیگی، ریٹائرڈ ملازمین کو پنشن کی ادائیگی، بیروزگاروں کو رضاکارانہ خدمت بھتہ، بجلی اور ٹیلی فون بلوں کی وصولیابی، بھرتی کے لئے درخواستوں/ ایڈمیشن کارڈوں کی وصولی، پیدائش اور موت کے اسناد، جہاز اور ریلوے ٹکٹ، نریگا ادائیگیاں وغیرہ شامل ہیں۔

National e-Governance پروگرام کے تحت حکومت نے سٹیٹ

وائڈ ایریا نیٹ ورک (SWAN) پروجیکٹ شروع کیا ہے جس میں ریاست کے اندر سٹیٹ ڈاٹا سینٹر (SDC) کے زیر تحویل کامن ہائی سپیڈ ڈاٹا نیٹ ورک پر بلاک سطح تک کے تمام سرکاری دفتروں کوملانے کی تجویز ہے، تمام اہم شعبوں میں شفافیت اور کام کاج میں بہتری لانے کے لئے میری حکومت کلیدی شعبوں میں سلیکٹڈ مشن موڈ پروجیکٹس (Selected Mission Mode Projects) پر دھیان دے گی۔

32- میری حکومت سماج کے غیر مراعات یافتہ طبقوں بالخصوص خواتین، بچوں، بیواؤں، یتیموں اور جسمانی طور ناخیز افراد، عُمر رسیدہ اور ناتوان افراد کی بہبودی کو انتہائی اہمیت دے رہی ہے۔ 701426 افراد بشمول 6 برس تک کے عمر کے بچوں، بالغ لڑکیوں، حاملہ خواتین، دودھ پلانے والی ماؤں جیسے استفادہ کنندگان کو 25483 آنگن واڑی مراکز کی وساطت سے ICDS کے دائرے میں لایا گیا۔ توسیعی پروگرام کے مرحلہ سوئم کے تحت حکومت 3094 آنگن واڑی مراکز کھول رہی ہے جو اور باتوں کے علاوہ 6188 خواتین کے لئے روزگار کے مواقع پیدا

کریں گے۔ مشکل حالات میں گذر بسر کررہے بچوں کی فلاح بہبود اور بچوں کے تئیں زیادتی ، استحصال ، بے توجہی جیسے مسائل کو کم کرنے کے لئے انٹگریٹڈ چائلڈ پروٹکشن سکیم (ICPS) شروع کی جارہی ہے۔ دیگر پسماندہ طبقوں ، درجہ فہرست ذاتوں ، درجہ فہرست قبائل ، گوجروں ، بکروالوں اور پہاڑی بولنے والے طلباء کو قبل اور بعد از میٹرک وظائف کی سکیم بھی روبہ عمل لائی جارہی ہے۔ رواں مالی سال کے دوران 343180 عُمر رسیدہ اشخاص ، بیواؤں ، جسمانی طور ناکارہ لوگوں کو ماہانہ پنشن ادا کیا گیا جس پر 37.12 کروڑ روپے کے اخراجات ہوئے۔ اسی طرح خطِ افلاس سے نیچے گذر بسر کرنے والے طبقے کے 129000 عمر رسیدہ اشخاص کو ماہانہ پنشن ادا کیا گیا جس پر 17.67 کروڑ روپے کا خرچہ ہوا۔

33- ملیٹینسی کے شکار افراد کو درپیش مشکلات دُور کرنے کے لئے حکومت پر اہم ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ملیٹینسی سے متاثرہ کُل 6467 اشخاص کو جن میں بچے اور جسمانی طور ناکارہ اِفراد شامل ہیں پنشن سکیم کے

دائرے میں لایا گیا ہے جس پر 2.52 کروڑ روپے خرچ ہوئے ہیں۔اسی طرح 1590 یتیموں میں ایک کروڑ 55 لاکھ کے وظائف تقسیم کئے گئے ہیں۔گذشتہ ایک سال کے دوران تقریباً 3000 ملٹینسی سے متعلق التواء میں پڑے کیسوں کو Compassionate Appointments کے احکامات فراہم کرکے یا نوکریوں کے عوض نقد امداد کی ادائیگی کرکے نپٹایا گیا۔ اس مد پر 62 کروڑ روپے کے اخراجات ہوئے ہیں۔

34- میری حکومت خواتین کو با اختیار بنانے کو اوّلین اہمیت دیتی ہے۔خواتین کو با اختیار بنانے کے ضمن میں نئی روزگار پالیسی میں خواتین کو مناسب ترجیح دی گئی ہے۔پالیسی کے تحت پہلے مرحلے میں 2200 خواتین کارخانہ داروں کا انتخاب کیا جائے گا۔جن کو ریاستی وومن ڈیولپمنٹ کارپوریشن کی وساطت سے 3 لاکھ روپے تک کے آسان قرضے فراہم کئے جائیں گے۔سکیم کی عمل آوری کے لئے 10 کروڑ روپے کا Corpus فنڈ قائم کیا گیا ہے ۔میری حکومت خواتین کو گھریلو تشدد سے تحفظ دینے کے لئے قانون سازی کرنے کا

اِرادہ رکھتی ہے۔ Gender budgeting کی طرف مناسب توجہ دی جارہی ہے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ رقوم ایسی سرگرمیوں کے لئے مختص ہوں جو مربوط طریقے سے خواتین کی ترقی میں ممدو معاون ثابت ہوں۔

35- میری حکومت کی یہ کوشش رہی ہے کہ ریاست میں ایسے شعبوں میں، جن کے لئے مقامی مہارت اور وسائل دستیاب ہیں نجی سرمایہ کاری کو فروغ مل سکے۔ اس مقصد کیلئے اعلیٰ سطح پر کارپوریٹ انڈیا کے ساتھ سنجیدگی سے بات چیت شروع کی گئی ہے اور ابتدائی ردِعمل حوصلہ افزا رہا ہے۔ البتہ ان کاوشوں کی کامیابی کا دارومدار اس بات پر ہے کہ سرمایہ کاروں کے لئے مناسب ماحول پیدا کیا جائے، چونکہ یہ سرمایہ کاری ہمارے نوجوانوں کے لئے نفع بخش اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے کیلئے اہم ہے۔ لہٰذا میں تمام لوگوں سے اصرار کرتا ہوں کہ وہ ایسا موافق ماحول تیار کریں جو اس سرمایہ کاری کے لئے ممدو معاون ثابت ہو۔ ریاست میں نجی سرمایہ کاری کو مائل کرنے کی کوششوں کو جاری رکھتے ہوئے مقامی صنعت کی ترقی کا معاملہ حکومت کی ترجیحات میں

شامل رہے گا۔ روایتی دستکاریوں اور حرفتوں کی تجدید کی طرف ہماری توجہ بدستور جاری رہے گی۔ حکومت نوجوانوں کو اپنا معاش کمانے کے لئے دستکاریوں کے شعبے کو اختیار کرنے کی ترغیب دینے کے لئے دستکاری شعبے میں 553 مراکز اور ہینڈلوم شعبے میں 100 مراکز کے ذریعے تربیت اور مائیکرو کریڈٹ سکیم (Micro Credit Scheme) کے تحت آسان قرضے بھی فراہم کر رہی ہے۔ 70 کروڑ روپے کی لاگت سے سرینگر میں نیشنل انسٹی چیوٹ آف فیشن ٹیکنالوجی (National Institute of Fashion Technology) قائم کیا جا رہا ہے۔ 7 کروڑ 28 لاکھ روپے کی لاگت سے دستکاریوں کے لئے معروف ایکسپورٹ ڈیولپمنٹ سینٹر کو مکمل کر کے چالو کیا گیا ہے۔

36 - ملازمین کی فلاح و بہبود کے لئے میری سرکار فکر مند ہے۔ اسی جذبے کے تحت حکومت نے زبردست مالی مجبوری کے باوجود چھٹے تنخواہ کمیشن کی سفارشات یکم جولائی 2009ء سے روبہ عمل لائیں جس سے تقریباً 3.50 لاکھ سرکاری ملازمین اور 1.20 لاکھ پنشن یافتگان

مستفید ہوئے۔ چھٹے مرکزی تنخواہ کمیشن کی سفارشات ریاستی ملازمین پر لاگو کرنے سے جو مزید مالی بوجھ برداشت کرنا پڑا اُس کا اندازہ 1600 کروڑ روپے سے زیادہ لگایا گیا ہے۔ یہ بات ذہن نشین کی جانی چاہئے کہ ریاست جموں وکشمیر نے اس ضمن میں پہل کی اور اُن چند ریاستوں کی صف میں شامل ہوئی جنہوں نے چھٹے تنخواہ کمیشن کی سفارشات روبہ عمل لانے میں سبقت حاصل کی ہے۔ حکومت نے ہاؤس رینٹ الاؤنس (HRA) نظر ثانی شدہ تنخواہ کی شرحوں کے مطابق منظور کیا جس سے سالانہ 184 کروڑ روپے کا زائد مالی بوجھ برداشت کرنا پڑا۔ مرکزی حکومت کی طرف سے واگذار کئے گئے مہنگائی بھتہ کی تمام اقساط بھی ریاستی حکومت نے اپنے ملازمین کے حق میں منظور کی ہیں۔ میری حکومت ملازم یونینوں کے ساتھ طے پائے گئے معاہدہ پر کاربند ہے کہ یکم جنوری 2006ء سے تنخواہوں پر نظر ثانی کے واجب الادا بقایاجات رقوم دستیاب ہوتے ہی ادا کئے جائیں گے۔ اس مقصد کے لئے مرکزی امداد حاصل کرنے کے لئے کوشش جاری ہے۔ حکومت نے یومیہ شرحوں پر کام کرنے والے ورکروں کی

اُجرتیں بھی 70 روپے یومیہ سے بڑھا کر 110 روپے یومیہ کر دی ہیں۔حکومت نے Public Sector Undertaking ملازمین کے حق میں COLA کے 43 اقساط مشتہر کئے ہیں اور اس طرح اِن ملازمین کا ایک دیرینہ مطالبہ پورا کیا گیا ہے۔میری حکومت نے خالی اسامیوں پر مامور ایڈہاک، کنٹریکچول اور کنسالڈیٹڈ بنیادوں پر کام کرنے والے ایسے ملازمین کو باقاعدہ بنانے کا فیصلہ لیا ہے جنہوں نے 7 سال کی متواتر سروس مکمل کی ہو۔

37 - تنخواہ پر نظر ثانی اور سرکاری ملازمین کی بہبود کے لئے مختلف اقدام کے طفیل تمام زمروں کے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں ٹھوس اضافہ ہوا ہے۔اب جب کہ ان اقدام کو عملی جامہ پہنایا جاچکا ہے سرکاری اور پبلک سیکٹر ملازمین پر یہ لازم بنتا ہے کہ وہ پوری لگن کے ساتھ اپنے کام میں جُٹ جائیں اور اپنے رہے سہے مطالبات کے لئے ٹکراؤ یا Agitation کا راستہ اپنانے سے احتراز کریں۔حکومت ملازمین کے ان مطالبات کو بھی پورا کرنے کی وعدہ بند ہے۔سرکاری ملازمین کی طرف سے ہڑتالوں سے ریاست میں ترقیاتی عمل متاثر ہوکر رہ جائے

گا جس سے عوام کو پریشانی اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑے گا اگر چہ میری حکومت محنتی، دیانتدار اور قابل ملازمین کی حوصلہ افزائی کے لئے تمام ضروری اقدام کرے گی مگر تساہل پسند، غیر محتاط، بدعنوان اور بددیانت ملازموں کے ساتھ سختی سے پیش آئے گی۔

38 - جموں و کشمیر کے عوام کو حکومت سے بھاری توقعات وابستہ ہیں اور ہمیں ہر حال میں ان توقعات پر پورا اُترنا ہوگا۔ ریاست کے لوگ حکومت کی طاقت کا سرچشمہ ہیں اور ان کے تعاون اور مدد سے ہم ریاست کی زیادہ سے زیادہ سماجی و اقتصادی ترقی کو یقینی بنانے کا عظیم کام مکمل کر سکتے ہیں۔ میری حکومت نے اپنی 6 سال کی میعاد میں سے ابھی پہلا سال مکمل کیا ہے اور یہ عرصہ اتنا قلیل ہے جس کی بنیاد پر میری حکومت کی کارکردگی کا حقیقت پسندانہ تجزیہ نہیں کیا جا سکتا ہے پھر بھی میری حکومت نے گذشتہ سال کے دوران جس قدر کام انجام دیا ہے اُس کا ٹھنڈے دل و دماغ سے جائزہ لینے سے معلوم ہوگا کہ ہم صحیح سمت میں پیش رفت کر رہے ہیں۔ اقتدار کے پہلے ہی سال میں حکومت نے جو مضبوط بنیاد قائم کی ہے

اُس کو دیکھتے ہوئے ریاست کے عوام کی اُمنگیں اور توقعات اور بھی روشن ہو جاتی ہیں۔ تمام متعلقین کے سرگرم تعاون سے میری حکومت جواں سال وزیراعلیٰ، جناب عمر عبداللہ کی قیادت میں اس بات کے لئے وعدہ بند ہے کہ وہ ریاست کو یقیناً اور سُرعت سے امن و آشتی اور تعمیر و ترقی کے دور سے ہمکنار کرے گی۔

جے ہند

دی رنبیر گورنمنٹ پریس جموں